''ہاں'' کیونکہ اسلامی اور مغربی روایات دونوں یہی کہتی ہیں۔قوانین جنگ کے مطابق جنگ اس وقت جائز ہو جاتی ہے جب امن کے حصول کے لیے بہتر ذرائع میسر نہ ہوں، نیز مقصد نیک ہو اور جنگ سے حاصل شدہ فوائد اس کے نقصانات سے زیادہ ہوں۔اسلام اور مغربی روایات میں اس کا فیصلہ مجاز مقتدرہ کرے گی۔۱۹۴۰ء کے عشرے میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے کہا تھا کہ مجاہدین انفرادی طور پر جہاد کے اعلان کے مجاز نہیں۔

اسی طرح عالمی قوانین جنگ کا ایک اصول یہ ہے کہ محاصرہ کرنے والوں کا طریق کار ان کے مقاصد سے ہم آہنگ ہو اور وہ نہتے لوگوں کو براہ راست نشانہ نہ بنائیں۔اسلام کے جائز جنگ نظریے کا بھی یہی تقاضا ہے۔

تاہم جائز اہداف (legitimate target) کا تصور مجاہدین کے ہاں کافی وسیع ہے۔ان کے مطابق ہندوستانی حکام اور ان سے تعاون کرنے والے کشمیری جائز اہداف ہیں۔ظاہر ہے یہ تصور بین الاقوامی قانون کے منافی ہے۔مزید برآں جب ان معاونین کو بازاروں اور بسوں میں نشانہ بنایا جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں بے گناہ لوگوں کا مرنا یقینی امر ہے۔واضح رہے کہ بے گناہوں کو نشانہ بنانے کا ارتکاب ہندوستانی افواج بھی کرتی ہیں۔

المناک چکر

دہشت گردی دنیا بھر میں نہ صرف پرانے قضیوں کی وجہ سے بلکہ ریاست کی طرف سے تعلیم اور دیگر سہولیات فراہم کرنے میں ناکامی کے سبب فروغ پا رہی ہے۔اسی مسئلے کے حل کے لیے تنازعہ کشمیر کے حل کے علاوہ بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے لیے ۱۹۸۰ء کے عشرے میں شروع ہونے والے جہادی کلچر کی بیخ کنی کرنی ہوگی۔اس کلچر کو باقی دنیا سے ملنے والی مالی مدد سے مزید فروغ دیا جا رہا ہے۔

جہاد کے عمل میں جیتنے اور ہارنے والے دونوں موجود ہیں۔فاتحین جن میں اسلحہ کے تاجر، جہادی تنظیموں کے رہنما اور تربیتی کیمپوں کے منتظمین شامل ہیں، کے لیے کم از کم یہ منافع بخش کاروبار ضرور ہے۔امریکہ جس نے ۱۹۸۰ء کے عشرے میں جہاد کلچر کا بیج بویا تھا اب ضرور ان خطوط پر سوچ رہا ہوگا کہ